رجسٹر نقل فتاوی جامعہ دار العلوم کراچی

عنوان تبویب	مضمون سوال و جواب	نام و پتہ مستفتی	تاریخ نقل فتاوی	فتوی نمبر مع رجسٹر
			۲۲/۷ ۲٦	۳۷/۲۲۱
		عبدالرحمن تر ابی	۹/۳ ۲۰۰۵	

دار الکتاب

باسمہ تعالیٰ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان عظام دامت برکاتہم العالیہ اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک عورت نے کسی لڑکی کو دودھ پلایا تھا۔ بعد میں اس عورت کے بیٹے کے ساتھ اسی لڑکی کی شادی ہو گئی جسکو اسنے دودھ پلایا تھا، یہ شادی اس کے والد اور رشتہ داروں نے کرائی تھی،

شادی کے بعد والدہ نے کہا کہ میں نے تو اس لڑکی کو دودھ پلایا تھا، اس پر بیٹے نے والدہ کو ڈانٹا اور اس طرح کہنے سے منع کیا، اس وجہ سے اب والدہ صاحبہ خاموش ہے اور صریح اقرار نہیں کرتی،

اب انکے بڑے عمر کے بیٹے اور بیٹیاں موجود ہیں،

واضح رہے کہ والدہ کے ساتھ کوئی گواہ نہیں ہے۔ اور نہ لڑکی اس بات کا اقرار کرتی ہے،

پوچھنا یہ ہے کہ ① صرف والدہ کے کہنے سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے؟ ② اگر ہوتی ہے تو اس شادی کا کیا حکم ہے؟ ③ اور اولاد ثابت النسب ہے؟
④ اور انکی اولاد کے ساتھ رشتہ کرنا کیسا ہے؟
⑤ اگر جائز ہے تو اولاد ثابت النسب ہونگے؟
(مفصل اور مدلل جواب مطلوب ہے)

المستفتی: عبدالرحمن ترابی
المتعلم بالصف السادس (جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ ہو)
بجامعہ دار العلوم کراچی
٥/محرم/١٤٢٦ھ

رجسٹر نقل فتاویٰ جامعہ دارالعلوم کراچی

نام وپتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	عنوان / تبویب

اگر دودھ پلانے میں اختلاف ہو جائے تو صرف مرضعہ کی گواہی معتبر ہوگی یا نہیں

الجواب حامداً ومصلیا

واضح رہے کہ دودھ پلانے کے بارے میں جب اختلاف ہوجائے، تو جب تک دو عادل مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہی نہ دیں اس وقت تک صرف دودھ پلانے والی عورت کی گواہی سے حرمتِ رضاعت ثابت نہیں ہوتی، البتہ اگر دودھ پلانیوالی عورت نیک اور صالح ہو اور اس کی بات کے صحیح ہونے کا یقین یا غالب گمان ہو تو پھر اس نکاح سے احتیاط لازم ہے۔

صورتِ مسئولہ میں چونکہ نکاح ہو چکا ہے اس لئے اگر گواہ موجود نہیں ہیں تو صرف مرضعہ کے کہنے سے نکاح ختم کرنا لازم نہیں، البتہ اگر شوہر کو والدہ کی بات کے سچے ہونے کا غالب گمان ہو تو بیوی کو چھوڑ دینا بہتر ہے۔

(امداد الاحکام ج ۲/۸۴۵)

فی الدر: حجته حجة المال)وهی شهادة عدلین اوعدل وعدلتین، لكن لاتقع الفرقة الا بتفريق القاضی،

فی الشامية: قوله وهی شهادة عدلین: ای من الرجال، وافادانه لايثبت بخبر الواحد امرأة كاناأورجلاقبل العقداوبعده، وبه صرح فی الكافی والنهاية تبعا، لمافی رضاع الخانية: لو شهدت به امرأة كان اور رجلا قبل النكاح فهو فی سعة من تكذبها، لكن فی محرمات الخانية ان كان قبله والمخبر عدل ثقة لايجوز النكاح، وان بعده وهماكبيران فالاحوط التنزه، (ج۳/۲۲۴)

وفی فتاوی تنقيح الحامدية: عن التنوير والبحر وغيرهما عن القنية: امرأة كانت تعطی ثديهاصبية واشهرذلك بينهم ثم تقول لم يكن فی ثدی لبن حين القمتهاثديی ولا يعلم الا من جهتهاجاز لابنها ان يتزوج بهذه الصبية،

وفيه ايضا: حجة الرضاع حجة المال هوشهادة عدلين اوعدل وعدلتين ولايثبت بشهادة النساء وحدهن لكن ان وقع فی قلبه صدق المخبر ترك قبل العقد اوبعده كمافی البزازيه، قال المنقح الشامی: ای ترك احتياطا، (ج۱/۳۵)---والله سبحانه وتعالی اعلم

محمد افتخار بیگ
دارالافتاء دارالعلوم کراچی
۲۶/۱/۲۳ھ

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف غفر اللہ
۱۴۲۶/۱/۲۷ھ